نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول ۴ عہ | قیمت سالیانہ بمحصول ...

نمبر ۳۴- جلد ۱ | لودیانہ ۱۴- اگست ۱۸۷۳ء | قیمت ۳ پائی

حالات روس وخیوا

وسط ایشیا میں روس کی ترقیات مثلاً بخارا و یارقند کا ماتحت کرلینا خان خیوا کو مغلوب کر کے اُس سے کچھ شرایط ٹھہرانا عبدالرحمن خان کو سلطنت کابل کے لے دینیکا وعدہ وبناو غیرہ ایسے امور ہیں کہ جنکے سُننے سے نہ صرف ہمارے دیسی ہیلم لوگ اپنے دل میں روس کی چڑھائی ہندوستان پر ٹھان چکے ہیں بلکہ ہمارے بعض اڈیٹروں کا بھی اُنکے اس رائے سے اتفاق ہوا وہ ان پر کیا منحصر ہے خود روسی اخبار بھی کئی مہینوں سے پکار رہی ہیں کہ انگریزوں کا یہہ خیال کہ شاہ روس بعد فتح کرنیکے خیوا کو چھوڑ جائیگا محض غلط ہے روس اپنے پاوں وسط ایشیا میں ایسے نہیں گاڑ چکے ہیں کہ اُنکا اُٹھانا ایک آسان امر سمجھا جائے۔ ہمنے مانا کہ روسیوں نے اپنی دبا غت اور خیال شان وشوکت تمام وسط ایشیا کی طاقتوں پر کسیقدر جما لیا ہے مگر یہہ ہم پکارے کہتے ہیں کہ روسیوں کے لئے ممالک وسط ایشیا میں مستقل قبضہ رکھنا کسطرح آسان نہیں نظر آتا۔ کیا اُنکے دل سے اُس بڑے عہد کے خوفناک وانتوں کا خیال یک لخت اُٹھ جائیگا جو اُنہوں نے چنیز اختیار کرنے مہم خیوا کے انگریزوں سے کرنا مناسب بلکہ ضروری سمجھا تھا ہم خیال کرتے ہیں کہ ایسے عہد کا توڑنا صرف ایک بے ایمانی کا ہی کام نہیں ہوگا جسکا نتیجہ اغلب ہے کہ سوا ایک عظیم جنگ اور ہزارہا جانوں کے نقصان کے اور کچھ نہو بلکہ اُن ہر دو طاقتوں کی مشرقی متعلقات میں بھی بڑے درجہ کی ناراضگی اور کشمکش کا باعث ہوگا۔ اور یہہ بھی ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ ہی درست اپنے لشکر کو خیوا سے پس پا کر لینگے کیونکہ بلحاظ حفظان صحت تعنی بھاری فوج کا ایسی شدت کی گرمی میں دور دراز سفر سینٹ پیٹرزبرگ کا انجام کرنا نا ممکن ہے۔ روس کا وعدہ صرف یہی تھا کہ ہمنے اپنے قیدیوں کو خان خیوا سے واپس لے لیئے اور اُنکے عوض خان مذکور کو کچھ گوشمالی دینے کے واسطے یہہ مہم اُٹھائی ہے۔ سو اب وہ اپنے متذکرہ مطلب میں بخوبی کامیاب ہوا اور جنرل کافمین نے پھر وہ ملک خان مذکور کو واپس بھی دیدیا اور اپنے واپس جانیکا اقرار بھی کیا بلکہ خان خیوا نے حسب منشاء روس رسم خرید و فروخت غلامان اپنے ملک سے موقوف کر کے واسطے ملاقات شاہ روس کے ہمراہ جنرل کافمین سینٹ پیٹرزبرگ کے جانے میں اپنا ارادہ ظاہر کر دیا ہے +

اب باقی رہا یہہ کہ آیا لشکر روس بعد گذرنے موسم گرما کے خیوا سے روس کو واپس جاتا ہے کہ نہیں۔ ہم کہتے ہیں جائیگا بلکہ تیار ہے۔ دیکھئے یارقند کا کسی درجہ کا اتحاد ہماری سرکار کے ساتھ بسبب یہاں آنے اُسکے وکیل کے اور یہاں سے تیاری سفارت انگریزی کے جسکے دو فریق آگے بھیجے یارقند کو روانہ ہو چکے ہیں اور مسٹر فورسائتھ صاحب بہادر کا بیٹھنا شملہ میں محض بانتظار وکیل مذکور ظاہر من الشمس ہے۔ مولک تبت و دیرہ خود ہندوستان کے ہی متعلقات میں سے ہیں۔ افغانستان آگے سے ہی ہماری سرکار کی دوستی کا دم بھر رہا ہے اور بدخشان بلتستان وغیرہ اُسکے لواحقات میں سے ہیں بخارا کا دل ارادہ بھی ایا ؟ ادھر ہی پایا جاتا ہے۔ باقی رہا شاہ ایران صاحب انگریزوں کی دوستی میں وہ سب سے زیادہ فوق لیگیا بلکہ اُسنے ایک خاص انگریزی سوداگر کو عرصہ کلان کے لئے ملک ایران پر ایک وسیع اختیار عطا کر دیا ہے اور کوہ البرز وبحیرہ کیسپین کی متعلقات خود ایرانی ملحقات ہیں اور سب سے علاوہ خود ہماری سرکار بہہ سامان مستعد و تیار ہے پس ان حالتوں میں ہم شاہ روس کو ایسا بیوقوف خیال نہیں کرتے کہ وہ خیوا میں رہنے سے خواہ مخواہ اُستروں کی مالا اپنے گلے میں ڈالیگا یا کانٹوں کی باڑ میں اپنے آپ کو محصور کریگا۔ البتہ یہہ ایک امر ہے کہ یارقند وغیرہ وسط ایشیا کی رعایا روس کی طرفدار ہے بہت سی دکانات روس کاشغر میں جم گئی ہیں قافلے تجاران روس متواتر یارقند میں سے گذرتے ہیں اور شاہراہوں پر بھی بموجب عہدنامہ تجارت کے انکا کسیقدر اختیار ہے مگر یہہ کچھ بات نہیں ہے ایسے مطلب کے واسطے سرکار انگریزی نے اپنی سفارت کو وہاں بھیجنے کا قصد کیا ہے اور جب یہہ سفارت ارادہ سرکار پر کامیاب ہوگئی تو ہم یارقند میں رعایا کی طرف سے وہی مدارات اُنکو حاصل ہونگے جو فی الحال روس کو حاصل ہیں۔ اسمیں کچھ شک نہیں کہ آجکل یورپ کی دو عظیم طاقتیں اپنی اپنی فتوحات وسط ایشیا میں پھیلانے کے واسطے نہایت سرگرم ہو رہی ہیں چنانچہ شاہ ایران کے یورپ جانے پر ہر ایک نے اُسکو دوستانہ ضیافتیں دینی اور اپنا اپنا اخلاص جتانے اور اپنی قومی توانائی اور ملکی شان وشوکت دکھلانے میں ایک دوسرے پر ترجیح حاصل کرنا چاہا اگر معلوم ہوتا ہے کہ انگلستان نے شاہ کے وہاں پیچھے پہنچنے کا فایدہ اُٹھا کر لوازمات مہانداری میں روس پر فوقیت حاصل کی اور یہہ فوقیت کسیقدر روس کی شکر رنجی کا باعث ہوئی چنانچہ روسی

اخبارات ... کے روسے نہایت سخت و ناسنجیدہ کلمات نسبت
انگلستان بول رہے ہیں۔ ایک کہتا ہی کہ مغرور انگلستان نے بیہ
شان و شوکت اور سلطنت کا ٹھاٹھ شاہ کو صرف اِس غرض سے
دکھلایا کہ اُسکے دل سے دوستانہ خیالات جو مہاندار سینٹ پیٹرزبرگ
میں اُسکے دل پر بٹھائے گئے تھے یک لخت اُٹھا دیوے اور شاہنشاہ
روس کو اُسکی نظر میں ذلیل بنادے۔ ایک غضبناک صاحب یوں
جھکتا ہی اور شاہ کو جتاتا ہی کہ گورنمنٹ انگلستان مثل خونخوار پلنگ
کے ہی اور غداری سے اپنا جوش مخفی رکھتی ہی اور سوہنی یا چنگنی
عورت کی طرح چرب چکنی باتوں سے شاہ کو پھسلانا چاہتی ہی وہ
خبردار کرتا ہی کہ ہوشمند ایرانی شاہ اِس پلنگ سیرت سوہنی صورت
سے دوستی کیوں چاہتا ہی جبکہ ایک مہربان۔ متدین۔ مغرور
روسی ہمیشہ اُسکی مدد اور اعانت کے لئے تیار ہی غرض اِس بحث سے کچھ
حاصل نہیں عاقل خود سمجھ لیں۔ انگلستان کی مہانداری ہمیشہ
جس نیت سے ہوتی ہی وہ مشہور آفاق ہی اور اگر اِس خاص موقع
پر بجائے اظہار دوستی شاہ کے انگلنڈ کی غرض اظہار اسکی دولت
روس سے تھا تو ہم مضایقہ نہیں۔ بلکہ بجا ہی کیونکہ اول چھیڑ چھاڑ
روس کی جانب سے شروع ہوئی اور اب تک اُسکی تجویزیں اُسکے
خیالات اور اُسکی فتوحات چھپے طور پر نہیں ہیں۔ دوسرے روسی اوڈیٹر
کے واویلا سے کیا ہوتا ہی جبکہ دانا اور عاقل ایرانی شاہ نے خود بخود
معلوم کر لیا کہ روس مغرور کبھی نہ کبھی مجھ سے برقتی کے ساتھ پیش
آویگا اور انگلستان بے شک حتی الوسع مجھ سے بھلائی برتیگا علاوہ
شاید ور وغیرہ مدد سے بھی پہنچتی نہیں کہ آگاہ شاہ کو ایک طرف دبا
اور دوسری طرف سے ہم ہی بہتر دونوں میں سے جو اُسکو بہتر
معلوم ہوگا اُسکی طرف رجوع لاویگا +

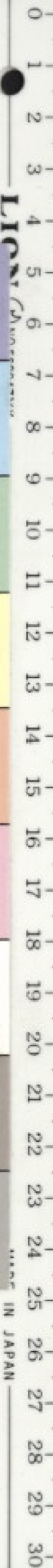
اخبارات ملکی وولائیتی

اجمیر ۔ واقع ۲۰ اگست گذشتہ کو مولوی محمد مراد علی صاحب
نے مشن اسکول میں پادری جی گرے صاحب کے ہاتھ سے بپتسما
پایا بعد ہ مولوی صاحب کا اسلام ... تمام شہر

کے اکثر خواندہ اشخاص دیکھنے کے واسطے گرجہ میں آئے تھے
بعد بپتسما پانے کے ایک تقریر مولوی صاحب نے باواز بلند پڑھکر
سنائی خلاصہ اُسکا یہہ تھا کہ میں نے پندرہ برس تک محمدی مذہب
کی کتابوں کو بخوبی پڑھا لیکن میری روح کو اُنسے تسلی نہیں ہوئی
مگر اب مسیح پر ایمان لانے سے میری روح کو تسلی ہوگئی۔ دو تین
روز سے بارش متواتر ہو رہی ہی +

جالندہر ۔ برسات نرم کی ہی دو دفعہ تیسرے بارش ہوئی دھار ہو چکی
ہی ہوا کے ٹھنڈا کر نیوالی صرور ہوا چلتی ہی بھیں کبھی کبھی حبس
بھی ہو جاتا ہی سو وہ اکثر اِس موسم کا تقاضا ہی +
موضع پھوڑی والے میں ایک چار پر بجلی گری اور بالکل بھسم کر گئی
آجکل جالندہر میں کچہریوں کی کثرت ہی ایک صاحب
ضلع اور سات اسسٹنٹ ایک محکمہ مطالبہ خفیفہ محکمہ انریری مجسٹریٹی
کمشنری و تحصیل۔ ہندوؤں کے ہنود قریب ڈیڑھ سو کس عدالت
ضلع میں نالشی ہوئے کہ وہاں کے مسلمانوں نے ہمارے شیوالے
کے چاہ اور شاید کئی اور گاؤں میں ہنود کے گائے ذبح کر کے
ڈال دیئے ... ہیں نشان موجود ہیں یہاں سے مسٹر کلارک صاحب
بہادر اسسٹنٹ کمشنر و مسٹر نکل صاحب بہادر ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ
پولیس واسطے تحقیقات کے بر سر موقعہ تشریف لیگئے ہیں دیکھئے
نتیجہ کیا نکلتا ہی۔ چار جانب سنا جاتا ہی کہ یہہ سب کچھ اہل ہنود نے
واسطے ذلیل کرنے مسلمانوں کے جو وہاں کے نمبردار و مالک
ہیں بوجہ تعصب مذہبی یا قابض ہو جانے اراضی شاملات متصل
شیوالہ بر پا کیا ہی مفصل حال بعد فیصلہ تحریر ہوگا +
بستی غزاں میں ایک اندھا حافظ ایک بھلے مانس دریائی خان
کی جوان دختر کو جسکی شادی عنقریب ہونیوالی تھی زنانہ میں
جا کر قرآن کی تعلیم دیا کرتا تھا اگرچہ اسکی تعلیم کی خراب تاثیر اور کئی ایک
بھلے مانسوں کی عزت اور اشرافت میں دھبہ لگاتی ہوئی سُنی گئی
تھی مگر اُسکی نیکی جوڑی تسبیح ہلانی ہر وقت کی ورد و خوانی بار دیتے
کی روزہ داری اور پنجگانہ نماز گذاری اُسکے باطنی عیبوں کو ظاہر
نہیں ہونے دیتی تھی ... چند روز ہوئے ...

شاگردنی کو معہ کسیقدر زیور و اسباب کے اغوا کر کے نکال لیا اور
زیور ایک اپنے جیسے افغان کے گھر جو تھوڑے عرصہ سے ایک اور
اسی قسم کی عورت ناکتخدا کو گھر میں لئے بیٹھا ہوا ہی کہ گرادہ عورت
تو نمانسہ کو ہمراہ لیکر بسواری ریل میرٹھ جا پہنچا۔ دختر کے ورثا
پتہ لگا کر بذریعہ وارنٹ سرکاری ہر دو کو گرفتار کر لائے۔ عدالت
جالندہر سے حافظ قرآن و محافظ اسباب کو ۲۵ روپیہ جرمانہ
و ۲ ماہ کی قید اور عورت ظاہر ا پردہ پوش کو ۲۵ روپیہ جرمانہ و
۳ ماہ کی قید ہوئی +
نور افشاں۔ مسلمان لوگ اِس امر سے قرآن خوان کے حال سے
عبرت پکڑیں اور ایسے بٹھے کٹے شیطان کے بچوں کی ظاہر نیکیوں
پر تکیہ کر کے گھروں میں نہ آنے دیں +
مسٹر رول صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر نے دو تین روز کا عرصہ ہوا کہ
منجملہ معاشان مقید جیلخانہ ۲۰ نفر کو جو آگے سزا یافتہ نہیں تھے
رہا کر دیا۔ نور افشاں۔ ہماری فہمید میں نہیں آتا کہ پولیس و
نمبرداران کو یہہ ایک سخت ہتھیار کیوں دیا گیا جسکے وسیلے سے وہ
اپنی پچھلی عداوتوں کا گن گن کر عوض لیتے ہیں +
آچین ۔ انڈین سٹیٹسمین میں بابت اِس روایت کے سلطان
نے کئی جنگی جہاز آچین کو روانہ کئے ہیں مرقوم ہی یہہ اُنکا ماہی
اگر محمدیوں کے دلوں میں یہہ خیال ہی کہ لڑائی آچین جنگ جہاد
ہی اور بہت لوگ بہ رضا و رغبت جہاد کے لئے جمع ہوتے جاتے
ہیں اسی اثنا میں اہل ڈچ سلطان کے اطوار سے گھبرا گئے
معلوم دیتا ہی کہ وہ دو موئی جو قسطنطنیہ کے اخبار و ایت میں آچین
کی بابت ہوا تھا کہ یہہ سلطان کے ماتحت ہی خیالی بات نہ تھی
سنتے ہیں کہ ترکی جنگی جہاز مجمع جزایر میں ہیں اور جبکہ آچین کو
پہر چلایا جائیگا تو وے صرف دیکھنے والے ہی نہیں ہونگے +
نور افشاں۔ گمان غالب ہی کہ یہہ امر پایہ صدق سے خالی ہی کیونکہ
اگر راست ہوتا تو سرکار انگریزی کو بھی اطلاع ہوتی لیکن اُنکی
طرف سے اب تک کچھ ذکر نہیں ہوا +
شاہ فارس ۔ ... اخبارات سے معلوم ہوا کہ شاہ فارس نے



اُن اشخاص کو جو اُسکی ملاقات کے وقت پیش ہوئے بہت سا انعام دیا علاوہ جواہرات کے جو ملکہ معظمہ کی نذر کئے گئے اور اپنی عکسی تصویر مرصع کی جو پرنس اف ویلس اور شمشیر کی جو ڈیوک اف کیمرج کو نذر کی گئی شاہ نے یہہ خوش الفاظ فرمائے کہ میں فارس کی تلوار انگریز کے ہاتھ میں رکھنے سے نہایت خوش ہوا ایک عکسی تصویر مرصع ارل گرانول کے پیش کی جسنے تصویر کو چوکٹ سے نکالکر اپنے سینہ سے لگالیا اور شاہ موصوف کا شکریہ ادا کیا اور اُن جواہرات کو واپس کر کے بیان کیا کہ انگریزی وزیر کو غیر مُلک کے بادشاہ سے نذرانہ لینے کی ممانعت ہی لیدی سالسبری کو جواہرات کا تاج دیا اور رحیب اف سدرلینڈ کو ایک گراں قدر بیش قیمت مرصع قندار کی ڈبیا اور دیگر عہدہ داروں کو علی قدر مراتب طلا ورانیں دیئے گئے ملازمان بکنگم پیلیس کو شاہ موصوف نے بیس ہزار روپیہ عطا کیا +

حکم جدید۔ دہلی گزٹ میں مرقوم ہی کہ گورنمنٹ اف انڈیا نے حکم دیا ہی کہ ڈپٹی انسپکٹروں کو آیندہ کے لئے جب اپنے اسٹیشن سے کچھ فاصلہ پر سرکاری کام پر جانا پڑے بالکل دیجاوے یا اگر دے ایتی ہوں نوشفاخانہ کا کل اختیار اُنکو دیا جائے اور سب اسسٹنٹ سرجن کی جگہہ قائم مقام مقرر کئے جائیں +

نگہیانہ ضلع جھنگ۔ ۲۰ جولائی ۱۸۸۹ء کی رات کو گہیانہ ضلع جھنگ میں ایک سخت حادثہ واقع ہوا یعنے دو آدمی مرگئے اور دو پر سخت صدمہ پہنچا اسطرح سے کہ ایک گھر میں بہت سی آتشبازی بھری ہوئی تھی اور اُسکی چھت پر یہہ بیچارے کم بخت سوتے تھے نہ معلوم کس طور سے آگ لگ گئی اور اُس مکان کی چھت اُڑ گئی +

کثرت بارش۔ سُنتے ہیں کہ چند روز ہوئے بارش ہوئی ورنہ سخت بارش ہوئی باعث طغیانی کے دریائے راوی اور بیاس کو عبور کرنا سخت مشکل ہوا اور اس سیلاب سے موضع سوجان پور اور بیاس کے کنارے کے نشیب کے گانوں کا سخت نقصان ہوا +

جھنگ ۱۸ جولائی کو جھنگ میں سخت بارش ہوئی یعنے ساڑھے آٹھ انچ پانی برسا ۔ ۵۰ گھر سے زیادہ گرگئے مگر کسی جان کا زیان نہیں ہوا سالیانہ پانی کی اوسط ضلع جھنگ میں پانچ انچ تھا اور اُس ایک رات میں قریب دو برس کی اوسط کے برابر پانی برسا

سرحدی خبریں

شمال مابل مغرب سرحد سے خبر ہی کہ محمد حسین خان ابھی ہمارے علاقہ میں وارد ہوا ہی اور مخبر ہی کہ سردار عبدالرحمن خان کی فوج سو سات روسی سرداروں کے دوام کے لئے مقام کرجی اُرشی میں جو ایک سو میل شمال مغرب سمرقند سے اور ۱۰۰ میل جنوب مغرب بخارا سے ہی مقیم ہوئی ہی وے ایک جنگی سڑک نکالنے میں مشغول ہیں امیر کابل نے ایک فوج ماتحت محمد ابراہیم خان اپنے بیٹے کے اُسکی روک کے لئے بھیجی ہی +

خلاصہ اخبارات تاربرقی از ۳۰ جولائی تا ۶ اگست ۱۸۸۹ء

انگلستان ہوس اف کامنس میں مسٹر گرینٹ ڈف صاحب نے ہندوستان کی بحث پیش کیکے کہا کہ شاید دس سال کے عرصہ میں انکم ٹیکس پھر جاری ہوگا تو بھی اقرار کیا کہ آیندہ کے لئے ہندوستان کی آمدنی وخرچ کی صورت اچھی نظر آتی ہی ۔ مسٹر فاسٹ صاحب نے لوکل پریسیڈنسیز کے موقوف کرنے اور صدر مقاموں کے ماتحت کرنے اور اہل ہند کو اعلی عہدے دینے کی رائے دی ۔ ۵ اگست کو پارلیمنٹ برخاست ہوئی ملکہ معظمہ نے اپنی اسپیچ میں قومی شکر گذاری کی اس لئے کہ ڈیوک اف ایڈنبرا کے لئے شادی کی بابت تجویز ہوئی اُمید ہی کہ انتظام شادی سے ان دو بڑی سلطنتوں یعنے روس و انگلستان میں زیادہ ملاپ ہوگا پرنس آرتھر کی نسبت ہمراہ شاہزادی تھیرا لنگ ڈنمارک کے ہوئی ہسپانیہ ڈان کارلسٹ بلکی میں پہنچ گئے شہریوں کی عمارتوں کو سرکش پیٹرول کے تیل سے جلانے لگے ایک سوآدمی سا کنان شہر کار تہجینا شہر الاکانتی کی طرف چلے گئے اور تین ہزار باغی کا لاس مانتوری پر حملہ کر کے شکست کہا گئے اور انگلش و جنگی جہاز شہر الیریا کے مقابل پہنچکر اُسپر گولہ اندازی کرنے لگے لیکن جب خشکی پر اُترنے سے

تتمہ مضمون سابقہ مسیح کی الوہیت کا بیان

پچھلے اخبار میں مسیح کی الوہیت کا بیان ہوا اور اُسکی دلائیں بائیبل سے بکثرت پیش ہوئیں اب اِس مضمون میں بائیبل کی اُن آیتوں کا بیان کرونگا جنکی تعلیم ظاہرا اِس مسئلہ کے خلاف معلوم ہوتی ہی اور جنکو ہمارے محمدی دوست اکثر مباحثہ میں پیش کیا کرتے ہیں +

۱۔ اُس قسم کی آیتیں جن میں خدا کی وحدانیت کا بیان ہی۔ استثنا ۶ باب ۴ آیت سُن لے اے اسرائیل خداوند ہمارا خدا اکیلا خداوند ہی استثنا ۴ باب ۳۵ آیت خداوند تو خدا ہی اور اُسکے سوا کوئی نہیں پہلا سلاطین ۸ باب ۶۰ آیت خداوند وہی خدا ہی اور اُسکے سوا کوئی نہیں یسعیاہ نبی کی کتاب ۴۵ باب ۵ آیت میں ہی خداوند ہوں اور کوئی نہیں۔ میرے سوا کوئی خدا نہیں۔ وغیرہ۔ یہہ آیتیں برخلاف الوہیت یسوع مسیح کے بظاہر معلوم ہوتی ہیں ان آیتوں سے یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ خدا ایک ہی اور اُسکے سوا اور کوئی خدا نہیں اسپر یہہ اعتراض لازم آتا ہی کہ تب کیونکر خداوند یسوع مسیح خدا ہو سکتا ہی لیکن اسکا جواب ہی کہ عیسائی لوگ خدا کی وحدانیت سے منکر نہیں اُنکا یہہ عقیدہ ہی کہ خدا ایک ہی لیکن اُس ایک خدا کی ذات میں تثلیث کا بھید ہی یعنے خدا کی ذات جو ایک ہی تین اقنوم یعنے باپ بیٹا اور روح القدس میں ظاہر ہی مطابق اِس تعلیم کے جب ہم مسیح کو خدا کہتے ہیں تب ہم دوسرا خدا نہیں بناتے بلکہ صرف یہی کہتے ہیں کہ اُسنے ایک خدا کی ذات کا دوسرا شخص یعنے ابن اللہ جسم اختیار کر کے یسوع مسیح میں جو ابن آدم تھا موجود ہوا + اسواسطے یسوع مسیح کی الوہیت خدا کی وحدانیت کے خلاف نہیں ہم دو خدا نہیں مانتے بلکہ ایک ہی ذات الوہیت جو تین شخص میں ظاہر ہوا اگر کوئی یہہ کہے کہ کس طرح یہہ ہو سکتا ہی تو اسکا جواب یہی دے سکتے ہیں کہ یہہ امر انسان کی عقل و فکر سے باہر ہی کیونکہ یہہ خدا کی ذات کا بیان ہی اور اُسکا سمجھنا مخلوق کے لئے ناممکن ہی خدا کی ذات کا علم صرف خدا کو ہی ہی جب تک انسان میں خدا کی صفات نہ پیدا ہوں تب تک عقل انسانی اِس امر محال اور اِس مسئلہ [illegible]

[illegible]

کے مجھ میں ظاہر ہوا ور یہہ ظاہر ہو کر سب ہونا ممکن ہو۔ اسواسطے یہی مناسب ہو کہ ایسی ذات کا بیان جو کتاب الہامی میں ہو اُسکو بلا اعتراض تسلیم کیا جاوے ۔

۲- اُس قسم کی آیتیں ہیں جنمیں خداوند یسوع مسیح ظاہرا خدا سے جدا اور چھوٹا معلوم ہوتا ہی یوحنا کی انجیل ۱۷ باب ۳ آیت ہمیشہ کی زندگی یہہ ہو کہ وے تجھکو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہی جانیں پہلا قرنتیوں کا خط ۸ باب ۶ آیت لیکن ہمارا ایک خدا ہی جو باپ ہی جسکی طرف سے ساری چیزیں ہوئیں اور ہم اُسی کے لئے ہیں اور ایک خداوند ہی جو یسوع مسیح ہی اور جسکے سبب ساری چیزیں ہوئیں ہم اُسکے وسیلے سے ہیں یوحنا کی انجیل ۱۴ باب ۲۸ آیت میرا باپ مجھ سے بڑا ہی یوحنا کی انجیل ۶ باب ۳۸ آیت میں آسمان پر سے اسواسطے نہیں اترا کہ اپنی مرضی پر بلکہ اُسی کی مرضی پر چلوں جس نے مجھے بھیجا ہی ان آیتوں سے معلوم ہوتا ہی کہ خداوند یسوع مسیح نہ صرف خدا سے الگ تھا بلکہ چھوٹا تھا اُسکا بھیجا ہوا اور اُسکی مرضی پورا کرنیوالا تھا معترض کہتا ہی کہ اس حالت میں اُسے کیونکر خدا کہہ سکتے ہیں اسکا جواب بھیجنے کے لئے ان آیتوں پر خیال کرنا چاہئے جنکا بیان ذیل میں ہوتا ہی ۔

فلپیوں کا خط دوسرا باب ۶ آیت یسوع مسیح نے خدا کی صورت میں ہو کے خدا کے برابر ہونا غنیمت نہ جانا۔ بلکہ اُسنے آپکو نیچ کیا کہ خادم کی صورت پکڑی اور انسان کی شکل بنا اور آدمی کی صورت میں ظاہر ہو کے آپکو پست کیا اور مرنے تک بلکہ صلیبی موت تک فرمانبردار رہا۔ یعنے مسیح خداوند پہلے خدا کی صورت میں تھا اور خدا کے برابر تھا۔ لیکن اُسنے اپنے آپکو چھوٹا کیا اور خادم کی صورت پر ظاہر ہوا تاکہ صلیبی موت اُٹھا کر ہم گنہگاروں کو نجات دلاوے ابن اللہ نے گنہگار انسان پر مہربان ہوکے اپنی الوہیت کا جلال چھوڑ دیا چند روز کے لئے اور انسان کی صورت میں ظاہر ہوکے اور صلیبی موت اُٹھا کے کفارہ کیا اس لئے نجات کے کام پورا کرنے میں خداوند یسوع مسیح ہمیشہ خدا سے الگ اور چھوٹا بیان ہوا وہ الگ نہیں تھا اور نہ وہ چھوٹا تھا بلکہ صرف اپنے آپکو اُسنے الگ اور چھوٹا کیا تاکہ انسان کا خاص بنکے اُسکے عوض میں خدا کی فرمانبرداری اور گناہ کی سزا اُٹھا دے۔ یہی سبب ہی کہ جسکے لئے انجیل میں خداوند یسوع مسیح خدا سے الگ اور چھوٹا بیان ہوا یہہ بات اُسکی الوہیت کے برخلاف نہیں کیونکہ اُسے یوحنا کی انجیل میں جس سے آیتیں نقل ہوئی ہیں۔ یوں لکھا ہی پہلا خط ۵ باب ۲۰ آیت ہم جانتے ہیں کہ خدا کا بیٹا آیا اور ہمیں یہہ سمجھ بخشی کہ اُسکو جو حق ہی جانیں سو ہم اُسمیں جو حق ہی رہتے ہیں یعنے یسوع مسیح میں جو اُسکا بیٹا ہی خدا برحق اور ہمیشہ کی زندگی یہہ ہی ۔

۳- اُس قسم کی آیتیں ہیں جن میں خداوند یسوع مسیح انسان کہلایا پہلا تمتاوس ۲ باب ۵ آیت خدا ایک ہی اور خدا اور آدمیوں کے بیچ ایک آدمی درمیانی ہی وہ مسیح یسوع ہی اعمال کی کتاب ۲ باب ۲۲ آیت یسوع ناصری ایک مرد تھا جسکا خدا کی طرف سے ہونا تم پر ثابت ہوا یوحنا کی انجیل پہلا باب ۳۰ آیت ایک مرد میرے پیچھے آتا ہی جو مجھ سے مقدم ہی یوحنا کی انجیل ۸ باب ۴۰ آیت خداوند یسوع مسیح اپنی نسبت کہتا ہی کہ تم مجھے قتل کیا چاہتے ہو جو ایسا آدمی ہوں کہ حق بات جو میں نے خدا سے سُنی تمہیں کہی ان آیتوں سے صاف ظاہر ہی کہ خداوند یسوع مسیح انسان تھا اور ہم لوگ بھی ایسا ہی مانتے ہیں وہ پورا اور کامل انسان تھا ہر ایک بات میں وہ اور انسانوں کے موافق تھا صرف اس بات میں فرق رکھتا تھا کہ وہ بیگناہ اور بے نقص تھا اور نیز اُس کامل انسان میں الوہیت موجود تھی اور انسانیت والوہیت دونو ملکر وہ ایک شخص بنا تھا اور اسیواسطے وہ انجیل میں اور نبوت کی کتاب میں عمانوئیل نام سے موسوم ہوا جسکے معنے ہیں خدا ہمارے ساتھ اسکا مفصل بیان پیشتر ہو چکا ہی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ عیسائی لوگ مسیح کو صرف خدا ہی نہیں کہتے بلکہ خدا مجسم یعنے یہہ کہ خدا انسان کے پیرایہ میں آیا اس لئے کہیں کہیں انجیل میں اُسکا بیان صرف انسان کے موافق ہوا اور کہیں کہیں جگہہ محض خدا کے مطابق اور بعض جگہہ دونو امورات کا مجمع بیان اُسکے نسبت ہوا انجیل کے دیکھنے سے یہہ بات بخوبی ثابت ہو جاتی ہی اور ہر کوئی اُس سے معلوم کر سکتا ہی ۔

۴- ایک آیت ہی جو اکثر پیش ہوتی ہی جس سے عام لوگوں کو شبہہ پڑتا ہی کہ مسیح اپنی الوہیت سے انکار کرتا ہی یہہ آیت متی کی انجیل ۱۹ باب ۱۶ و ۱۷ آیت میں درج ہی اور دیکھو ایک نے آکے مسیح سے کہا کہ اے نیک اُستاد میں کونسا نیک کام کروں کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں اُسنے اُسے کہا کہ تو کیوں مجھے نیک کہتا ہی نیک تو کوئی نہیں مگر ایک خدا ۔

اعتراض خداوند یسوع مسیح نے نیک ہونے سے انکار کیا اور کہا کہ یہہ القاب صرف خدا کے واسطے ہی تب وہ کیونکر خدا ہوسکتا ہی اسکا جواب یہہ ہی کہ اُس زمانہ میں لوگ اپنے اُستادوں کو نیک اُستاد کہکے پکارتے تھے اور مطابق اسی رسم کے مسیح کے شاگرد نے اُسے نیک اُستاد کہکر پکارا خداوند یسوع مسیح اُسے ہدایت کرتا ہی کہ اُنکو مناسب نہیں کہ اپنے اُستاد کو نیک کہکے پکارے کیونکہ سوائے خدا کے کوئی نیک نہیں تمام انسان خواہ وہ پیغمبر ہوں یا اپنی اُستاد ہوں یا کوئی اور سب گنہگار ہیں تم اگر مجھے صرف اُستاد جانکر نیک کہتے ہو تو نکہو مسیح اس آیت میں نیک ہونے سے انکار نہیں کرتا بلکہ یہہ تعلیم دیتا ہی کہ کسی اُستاد کو نیک نہیں کہنا چاہئے اگر وہ آدمی اُسے خدا سمجھ کر یہہ کلمہ استعمال کرتا تو کبھی مسیح اُس سے انکار نہ کرتا جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ جب توما اُسکے ایک رسول نے اُسے کہا کہ اے میرے خداوند اے میرے خدا تب اُسنے انکار نہیں کیا اور نہ اُسکو روکا دیکھو یوحنا کی انجیل ۲۰ باب ۲۸ آیت جسمیں اُسکا بیان ہی اور جنکو جسنے خبر بیان کیا کہ خداوند یسوع مسیح نے الوہیت اور اُسکی صفات کا دعوی کیا اور جگہہ بجگہہ یہہ ذکر درج ہی ایسی حالت میں ہم کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ اس جگہہ وہ الوہیت سے انکار کرتا ہی مناسب یہی ہی کہ اس آیت کی تفسیر ہم مطابق اُن آیتوں کے کریں جنمیں خداوند یسوع مسیح کی ذات اور صفات کا بیان صفائی سے بکثرت ہوا ہی اگر یہہ آیت اکیلی انجیل میں ہوتی تو یہہ ہم کہہ سکتے تھے کہ مسیح میں الوہیت نہیں تھی۔ لیکن جبکہ سیکڑوں آیتیں موجود ہیں جنسے ظاہر ہی کہ مسیح نے الوہیت کا دعوی کیا تو ہم بھی اُن آیتوں سے ملاکر اسکی تفسیر کرتے ہیں کہ اس آیت میں وہ الوہیت سے انکار نہیں کرتا بلکہ اُس شخص کو روکتا ہی صرف اسواسطے کہ وہ اُسکو انسان سمجھ کر خدا کی صفت اور خدا کا القاب نہ دے ۔

اب میں اُمید کرتا ہوں کہ مسیح کی الوہیت کا پورا اور مفصل بیان ہو چکا معترض اور مشتاقان دین کو اس بیان سے تسلی حاصل ہوگی اور میں گذارش کرتا ہوں کہ اگر کسی کے دل میں کچھ شک وشبہہ پیدا ہوا یا کوئی بات اُسکی سمجھ میں نہ آوے تو براہ مہربانی اسی اخبار میں درج فرماویں میں اپنے مقدور کے موافق اُسکے بیان اور اُس شبہ کے دور کرنے میں کوشش کرونگا اگر فرصت ہوئی تو آیندہ نمبروں میں مسیح کے کفارہ اور ختم النبین ہونیکا بیان کرونگا ۔

اطلاع - جواب خط [illegible] صاحب [illegible] آیندہ [illegible] کیا جائیگا ۔

بمطبع امریکن مشن لودیانہ باہتمام پادری ویری صاحب چھپا